بلوچستان میں پشتو کا اسلامی ادب

علی کمیل قزلباش

یہ موضوع جتنا سادہ نظر آتا ہے اتنا ہی مشکل اور پھیلا ہوا ہے۔ یعنی اول تو اس سوال کا جواب آسان نہیں کہ اسلامی ادب کا دائرہ کہاں تک پھیلا ہوا ہے۔ کس کو اسلامی اور کس کو غیر اسلامی ادب کہا جا سکتا ہے۔ آیا مسلمان تخلیق کار کی تخلیق اسلامی ہے؟ اور غیر مسلم کی تخلیق غیر اسلامی یا ادب اسلامی وہ ہے جس میں اسلامی عقائد و احکام کی پاسداری ہو۔ یا پھر وہ جو اسلامی تاریخ و شخصیات کے ذکر پر مبنی ہو؟۔

لیکن میری نظر میں ہر وہ ادب جو عمل خیر انجام دے اسلامی ادب ہے وہ چاہے کسی مسلمان اہل قلم کی تخلیق ہو یا کسی غیر مسلم کی۔ ہم اگر فقط حمد، نعت، منقبت، احکام اسلامی اور تصوف پر مبنی ادب کو اسلامی ادب کا نام دیں گے تو اپنے ہاتھوں اس کا دائرہ محدود کر دیں گے

میرے نزدیک، محشر بدایونی کا یہ شعر عین اسلامی ادب ہے کہ ؎

اتنا بھی نہ ہو صحن کہ در تک میں پہنچ کر
در کھولوں تو درویش دُعا گو ہی چلا جائے (۱)

یا جرمنی کے یہودی شاعر ایرش فریڈ کی نظم ''سن اسرائیل میری بات'' جو فلسطینیوں کے حق میں ہے اسلامی ادب نہیں تو کیا ہے، ملاحظہ ہو:

جب ہمارا پیچھا کیا گیا
تو میں بھی تم سے ایک تھا
اب میں کیسے اپنے آپ کو تم میں شمار کروں
جب تم خود پیچھا کرنے والے بن چکے ہو (۲)

یا خوشحال خان خٹک کا یہ شعر کہ

پہ دنیا دننگیالی دی دا دوہ کارہ
یا بہ د خوری ککری یا بہ کامران شی (۳)

(دنیا میں غیرت مند کے یہی دو کام ہیں' یا تو سر قربان کردے گا یا کامرانی پالے گا)

اس تناظر میں اگر بلوچستان کے اسلامی ادب پر نظر ڈالی جائے تو موضوع کو ایک مقالے میں سمیٹنا مشکل ہو جائے گا۔ لہٰذا یہاں میں اسی مروجہ حدود کی پابندی کرتے ہوئے متعلقہ موضوع پر کچھ نہ کچھ پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔

بلوچستان میں لکھنے پڑھنے کا عمل مدرسوں اور دینی مراکز کا مرہون منت ہے۔ جہاں عربی اور فارسی درس میں تدریس کے علاوہ پشتو کو بھی آہستہ آہستہ جگہ مل گئی اور ان علماء نے جو صاحب قلم بھی تھے' پشتو میں مذہبی حوالوں سے لکھنا شروع کیا۔ اس طرح پشتو لکھنے پڑھنے کا رواج بھی عام ہوتا گیا' جن میں نثر نگاری کے ساتھ ساتھ شاعری کا حصہ بھی شامل رہا، بلکہ یہ کہنا زیادہ بہتر ہوگا کہ ان علما نے پشتو میں تحریر کے عمل کا آغاز معروف عربی اور فارسی کتابوں کے پشتو تراجم سے کیا اور اس کے ساتھ ساتھ تخلیق و تالیف کے دروازے بھی کھلتے گئے۔ ان کتابوں میں کئی زیور طباعت سے بھی آراستہ ہوئیں' جن کا ہم یہاں ذکر کرنے کی کوشش کریں گے۔

ان کتابوں میں فقہ' احکام' عقائد اور قرآنی موضوعات و نخ اسلام کو موضوع بنایا گیا ہے۔ انہی کے ساتھ باقاعدہ حمد و نعت و منقبت بھی کہے گئے' بلکہ ایسی کتابیں بھی ہیں جن میں اسلامی عقائد و احکام یا مسائل کو منظوم بیان کیا گیا ہے، جیسے ملا عبدالسلام اشیزئی کی ''طلب مذہب''، خیر محمد تاجک کی خیر الدوام یا پھر علاؤ الدین مجروح کے منظوم ترجمے وغیرہ۔

بلوچستان میں اسلامی ادب کے موضوع کا باقاعدہ آغاز تو تراجم کی کتابوں کے ذکر سے ہونا چاہیے' لیکن یہاں قدامت کے لحاظ سے بیت نیکہ کے مناجات سب سے معتبر کہلانے کے سبب اسی سے آغاز کیا جاتا ہے، کیونکہ تذکروں کے حوالے سے پشتو زبان میں جو پہلی حمد سامنے آتی ہے وہ ژوب کے بیت نیکہ کی ہے:

اے عظیم ربّ! اے میرے عظیم ربّ!
تیری محبت میں ہر ہر مقام پر
پہاڑ اپنی پوری گرانباری سے قائم ہیں
تمام خلائق بندگی میں زندگی کر رہے ہیں
یہاں پہاڑوں کے دامن ہین اور
ہمارے خیمے ان میں نصب ہیں
اے ربّ! برس (اور) خاندان کو وسعت بخش
اے عظیم ربّ! اے میرے عظیم ربّ!
(ناتمام)(۴)

نثری کتابوں کے قابل ذکر ناموں میں مولوی رحمت اللہ مندوخیل کا نام بہت نمایاں ہے' انہوں نے ''رحمت بیان'' کے نام سے دوجلدوں پر مشتمل کتاب پشتو میں لکھی۔ جوملاعبدالرشید کی کتاب ''رشید بیان'' کی تفسیر ہے۔ یہ کتاب بذات خود مختصر و منظوم ہے' جس کی تفسیر مولوی صاحب نے بڑی وسعت کے ساتھ کی ہے' اس میں حوالوں کے لیے قرآن واحادیث اور کہیں کہیں رحمٰن بابا کے اشعار سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔(۵)

''زموژ پیغمبر'' بھی مولوی رحمت اللہ مندوخیل کی کتاب ہے، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ پر مشتمل ہے' یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسل ونسب' دعوت اسلامی کی تحریک' غزوات اور ہجرت کو موضوع بنایا گیا ہے۔(۶)

''تجوید رحمت'' مولوی رحمت اللہ مندوخیل کی پشتو میں تالیف ہے' جس سے عربی کی نسبت پشتونوں کے لیے تجوید قرآن کو سمجھنے اور سیکھنے میں آسانی ہوئی۔ ان کے علاوہ ان کی فتوؤں کی کتاب ''فتاوی''۔خیل عمل دلاری مل اور ''اصول تفسیر'' وغیرہ بھی وہ معتبر کتابیں ہیں جن سے پشتو کے اسلامی ادب میں اضافہ ہوا ہے' یہ ابھی شائع نہیں ہوسکی ہیں۔(۷)

پروفیسر صاحبزادہ حمیداللہ کا بلوچستان کے پشتو اسلامی ادب میں اہم حصہ ہے' ان کی کتاب

جمال الدین افغانی ینی جگہ ایک اہم کتاب ہے۔ 41 صفحات کی اس چھوٹی سی کتاب میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے معمار اور عظیم رہبر کی شخصیت اور جدو جہد پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ 1970ء میں شائع ہوئی۔(۸)

صاحبزادہ صاحب کی ایک کتاب ''پشتو میں سیرت نگاری ہے'' جو اُردو میں ہے' پشتو ادب میں سیرت کے موضوع پر اہم کتاب ہے۔

دین محمد افغانی بھی بلوچستان کے پشتو ادب میں خاص حصہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے زیادہ تر دینی علوم کی طرف توجہ دی۔ ان کی کتاب ''ملی آئین'' 352 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں اسلامی ریاست کے قوانین اور نظام پر تفصیلی گفتگو ہوئی ہے' جبکہ ان کی دوسری کتاب ''تجدید اسلام'' 512 صفحات پر مشتمل ہے جو 1957ء میں شائع ہوئی ہے' جس میں عصری مسائل کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔(۹)

پروفیسر سیال کاکڑ نے بلوچستان میں پشتو زبان میں کئی حوالوں سے تحقیق و تالیف کی بنیادیں قائم کی ہیں۔ جن میں پشتو ادب و ثقافت کے ساتھ ساتھ اسلامی حوالوں کو بھی تلاش کیا جا سکتا ہے' اس سلسلے میں ان کی ایک کتاب ''مزارات'' قابل ذکر ہے، جس میں بلوچستان کے پشتون علاقوں کے اہم مزارات کا اس طرح ذکر کیا ہے کہ ہر ایک بزرگ کی شخصیت بھی کسی نہ کسی طرح نمایاں ہوئی ہے' اس 64 صفحات کی کتاب میں 96 مزارات کا ذکر ہے جو 1973ء میں شائع ہوئی ہے۔

عبدالرحیم اخوندزادہ جو ملائیت سے درویشی کی طرف راغب ہوے تھے' ان کی پشتو میں گراں بہا کتابیں موجود ہیں۔

''جنگ نامہ'' بیس صفحات کی مختصر کتاب ہے جو 1375ھ میں شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب میں موضوع کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے قرآنی آیات اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے بھی دیئے گئے ہیں۔ دوسری کتاب ''مہارنامہ ہے' یہ 1377ھ میں چھپی، اس میں اسلام کی راہ سے انحراف کے حوالے سے بحث ہوئی ہے''۔ پیٹ نامہ 1378ھ کی چھپی ہوئی کتاب ہے' جو 56 صفحات پر مشتمل ہے' ضروریات الاسلام 32 صفحات کی 1389ھ کی کتاب ہے' جب کہ ترغیب الترتیب بھی ان کی اسلامی موضوع پر مشتمل چھوٹی کتاب ہے۔ ''مناجات خلوتی'' ان کا شعری مجموعہ ہے

جس کے 41 صفحات ہیں اس میں بھی شعر کی زبان میں اسلامی نکات اجاگر ہوے ہیں۔(۱۰)

ان کے علاوہ کچھ ایسی کتابیں بھی ہیں، جس کے لکھنے والے بلوچستان یا بلوچستان سے باہر کے لوگ تھے، مگر ان کی اشاعت ترتیب اور حاشیہ نگاری بلوچستان کے اہل قلم نے کی ہے۔ جیسے ملا محمد شریف' ملا جانان کاکڑ قندھاری کی کتاب ''حج شریف احکام'' جس کی ترتیب اور حاشیہ نگاری عبدالرؤف رفیقی نے کر کے اُسے اشاعت کے مرحلے سے گزارا ہے۔ اس کتاب میں حج کی تقریباً تمام چھوٹی بڑی باتوں اور طور طریقوں کا ذکر پشتو میں ہوا ہے۔ یہ کتاب 1996ء میں شائع ہوئی ہے جو 309 صفحات پر مشتمل ہے۔

''سفر'' فاروق شاہ سائیلزئی کی کتاب ہے' جسے مارچ 1978ء میں پشتو اکیڈمی کوئٹہ نے شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں تخلیق انسان اور کائنات پر بحث ہوئی ہے اور اسلام اور قرآن کی رُو سے گفتگو کو سائنسی بنیادوں پر بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ خانہ کعبہ کی اہمیت وتعبیر' تخلیق آدم پر اسلامی و سائنسی بحث وغیرہ شامل ہیں' آغاز آفرنیش پر بھی مذہبی مفکرین' علماء اور دانشوروں کی آراء اور سائنسی دلائل شامل ہیں۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ اس سلسلے میں تراجم کا بڑا اہم حصہ ہے' عربی' فارسی اور اردو سے ترجمہ شدہ کتابوں میں ڈاکٹر ''صبحی صالح'' کی عربی کتاب ''علوم القرآن'' کو سلطان محمد صابر نے ترجمہ کر کے 1981ء میں شائع کیا۔ اس کتاب میں اسم قرآن' وحی کا مفہوم' حدیث قدسی کا مفہوم' اسرارِ نزول' اور مختلف ادوار میں قرآن کی اشاعتوں کا ذکر شامل ہے۔

حافظ خان محمد نے' جس کا پشتو اسلامی ادب میں اہم حصہ ہے' ''نور ظلم'' کو عربی سے پشتو میں ترجمہ کیا ہے، جو اسلامی عقائد پر مبنی ہے' اس کتاب کو انہوں نے فارسی میں بھی ترجمہ کیا ہے

جب کہ ان کی اشاعت کی منتظر کتابوں میں شیخ محی الدین ابن عربی کی کتاب ''الانسان'' کا ترجمہ بھی شامل ہے

''زرحدیثونہ'' ان کی ایک ہزار حدیثوں کے پشتو ترجمے پر مشتمل کتاب ہے' جب کہ ''اسلامی ژوند'' بھی ان کی ایک کتاب ہے' جس کی تفصیلات معلوم نہیں ہیں۔(۱۱)

مولوی رحمت اللہ مندوخیل نے ایک ترکی مصنف کی کتاب کو''الرحمۃ الباقیہ'' کے نام سے پشتو میں ترجمہ کیا ہے۔(۱۲)

صاحبزادہ حمید اللہ نے''خیرات الاحسان'' کے ایک حصے کو''امام ابوحنیفہؒ'' کے نام سے ترجمہ کیا ہے۔(۱۳)

''قامع البدع والشرور فی زیارۃ القبور'' جو التقی البرکوی کی کتاب ہے، اس کا ترجمہ ملا عبدالشکور نے پشتو میں کیا ہے۔(۱۴)

یہاں بلوچستان کی سیاسی شخصیت خان' عبدالصمد خان اچکزئی کے تراجم کا ذکر بھی انتہائی ضروری ہے۔ انہوں نے''گلستان سعدی'' کا پشتو ترجمہ کیا ہے اور اسی ترتیب سے یعنی نثر کا ترجمہ نثر میں اور شعر کا شعر میں۔ اسی طرح مولانا ابوالکلام آزاد کی کتاب''ترجمان القرآن'' کا بھی اپنی اسیری کے دوران 1948ء میں مچھ جیل میں ترجمہ کیا۔ ان کی تیسری کاوش امام غزالی کی فارسی کی معروف کتاب''کیمیائے سعادت'' کا ترجمہ ہے۔ شبلی نعمانی کی کتاب''سیرت النبی'' کی پہلی جلد کا ترجمہ بھی صمد خان اچکزئی نے کیا ہے لیکن افسوس ہے کہ ان کا خاندان مالی استحکام کے باوجود ان کتابوں کی اشاعت کی طرف توجہ نہیں دے رہا''۔(۱۵)

علاؤالدین مجروح کا نام بھی اسلامی ادب اور پشتو شاعری کے حوالے سے اہمیت کا حامل ہے۔ انہوں نے بھی تراجم کے حوالے سے پشتو۔ اسلامی ادب میں اضافہ کیا ہے۔ جن میں درس نظامی کی معروف کتاب''شروط الصلوٰۃ'' کا پشتو ترجمہ شامل ہے۔ وہ فارسی کی معروف کتاب''پنج کتاب'' کے دو حصوں''کریما'' اور''نام حق'' کا بھی ترجمہ کر چکے ہیں' لیکن ان کا کمال یہ ہے کہ یہ سب تراجم منظوم کیے ہیں۔

منظومات کے ذکر کے حوالے سے پشتو کی مخصوص شعری صنف نشرے کا حوالہ بھی اپنی جگہ اہم ہے' نشرے وہ شاعری ہے جس میں مثنوی کی طرح حمد' نعت و منقبت سے بات ہوتے ہوئے اپنے موضوع پر آ جاتی ہے، یہ شعری صنف لڑکے کی پیدائش کے تیسرے دن مسجد میں اکٹھے ہو کر پڑھی جاتی ہے' جس میں ایک خاص بول پر بچے بھی مولوی کے ساتھ ہم آواز ہوتے ہیں۔ یہ مختلف شعراء کی شاعری

ہوتی ہے' یعنی نشرے مختلف شعراء لکھتے ہیں اور ایک نشرح کئی کئی جگہ پڑھی جاتی ہے' جس میں بچے کے لیے نیک عادات و اطوار کی خواہش کے ساتھ اس کی پرورش کے حوالے سے بھی نصیحت آموز باتیں شامل ہوتی ہیں۔ پشتو نشرحوں پر مشتمل کتاب پہلی مرتبہ عبدالرؤف رفیقی نے ترتیب دی ہے' جو پشتو نشرے کے نام سے 1996ء میں 288 صفحات پر چھپی ہے' اس میں کئی شعراء کے نشرے شامل ہیں' جن پر رفیقی نے حواشی لکھے ہیں اور کہیں کہیں اپنی تنقیدی رائے بھی ظاہر کی ہے۔ مذہبی منظومات کے حوالے سے صالح محمد تاجک کی منظوم کتاب ''خیر الدوام'' کا بھی یہاں تذکرہ اس لیے ضروری ہوگا کہ اس کتاب کی ترتیب و تدوین اور حاشیہ نویسی بلوچستان کے لکھاری ابوالخیر زلاند نے کی ہے اگرچہ مصنف کا تعلق بلوچستان سے نہیں ہے۔

اسی طرح مذہبی موضوع پر منظوم کتاب ملا عبدالسلام اشیزئی کی بھی ہے جو اپنی جگہ بلوچستان کی ایک اہم ترین منظوم مذہبی کتاب ہے۔ اس کتاب کی اشاعت ''طلب مذہب'' کے نام سے دو مرتبہ ہوئی ہے، جس میں شاعر نے مذہبی معاملات' واقعات' احکام و عقائد کو بڑے خوبصورت پیرائے میں بیان کیا ہے، اوران بدعتوں پر بھی کڑی تنقید کی ہے جن کا سہارا لے کر ملا حضرات عوام کو دھوکہ دے کر اپنے مفادات حاصل کرتے رہے ہیں اور سادہ لوگوں کو گمراہی میں مبتلا کرتے رہے ہیں، بلکہ چند ایسے واقعات بھی بیان کیے ہیں جن کو پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس کتاب میں تمام گفتگو شعر کی زبان میں ہے اور کہیں کہیں فارسی اشعار بھی شامل کیے گئے ہیں۔ یہ کتاب 412 صفحات پر مشتمل ہے۔

ملا عبدالسلام کو ان کے فکری حوالے سے بلوچستان کا خوشحال خان خٹک کہا جاتا ہے' وہ عام ملاؤں سے ہٹ کر ایک وسیع المطالعہ اور روشن فکر عالم تھے۔ جن کو اپنی فکر کی وجہ سے شدید مخالفتوں اور مایوسیوں کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ ان کے شعری مجموعے ''سوسن چمن'' کو انگریز حکمران نے باقاعدہ ضبط کر کے جلا دیا تھا' ان کی یہ کتاب بھی اپنی حمدیہ اور نعتیہ حصوں کے حوالے سے اسلامی شاعری میں شامل کی جا سکتی ہے۔

شاعری میں اسلامی حوالے سے حدود کا تعین نثر سے بھی زیادہ مشکل ہے' یہاں میں شعراء اور ان کی شاعری کا ذکر زیادہ روشن تر پہلوؤں حمد' نعت' منقبت اور سلام کے حوالے سے کرتے ہوئے بات

کو آگے بڑھاؤں گا۔ جن میں بیٹ نیکہ' ملک یار غرشین' اسماعیل سربنی وغیرہ سے لے کر پیر محمد کاکڑ تک' عبدالعلی اخون زادہ' جان محمد کاکڑ' حافظ خان محمد' سید محمد رسول فریادی' عبدالغفور پردیس' صاحبزادہ حمیداللہ' ابوالخیر زلاند' عصمت اللہ آزردہ' شیخ صاحب خان مندوخیل' عبدالخالق تارن' سید عابد شاہ عابد' مقدس خان معصوم' عبدالرؤف رفیقی' شفیق العالم معذور، گل خان حیرت' فیض محمد شہزاد' عبدالباری اسیر اور کئی دیگر نئے اور پرانے شعراء شامل ہیں۔ یہ فہرست اس حوالے سے انتہائی نامکمل ہے کہ تقریباً ہر شاعر کے ہاں کہیں نہ کہیں حمد ونعت کا حوالہ موجود ہے اور نہیں تو ٹی وی اور ریڈیو کے مشاعروں کے لئے ضرور لکھتے ہیں.

منقبت اور سلام کی طرف رجوع کم ہوتی ہے بس چند ایک نام بمشکل نظر آ جاتے ہیں۔ حمد و نعت کے حوالے سے بھی یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ پہلے یہ ایک روایت تھی کہ جو بھی مجموعہ شائع ہوتا اس کے آغاز کے لیے حمد ونعت لازمی تھے اور کئی کئی حمد ونعت بھی شامل ہوتے۔ یہ روایت اب آہستہ آہستہ دم توڑ رہی ہے۔ پیر محمد کاکڑ کے دیوان میں یہ حوالہ بکثرت موجود ہے اور انہوں نے بہت اچھی حمدیں اور نعتیں کہی ہیں' جبکہ جان محمد کاکڑ بھی اسی کیفیت سے سرشار ہیں۔ عبدالعلی اخونزادہ کی نازک خیالی کی خوبی ان کی حمدیہ اور نعتیہ شاعری میں بھی موجود ہے۔ صاحبزادہ حمیداللہ اور سید محمد رسول فریادی کے مجموعے بھی اس روایت کو برقرار رکھے ہوئے ہیں' لیکن اس کے باوجود بلوچستان کی پشتو شاعری سے ایسی مثال پیش کرنا مشکل ہے جس کا تعارف ہی نعت گو یا حمد گو شاعر کی حیثیت سے ہو.

عبدالرؤف رفیقی کے مجموعہ کلام میں زیادہ تر حصہ اسلامی تاریخ اور نشاۃ ثانیہ کی اہم شخصیات اور اسلامی دنیا کی بدبختیوں اور خوش بختیوں کے حوالے سے ہے۔ یہ شعری مجموعہ قطعی طور پر اسلامی ادب کا حصہ ہے.

بلوچستان کی پشتو شاعری میں فکری پختگی تو ملتی ہے، لیکن پھر بھی قرآن حکیم کے مطابق قول و فعل کے تضاد کا شکار شعراً کی کمی نہیں ہے' جن کے بارے میں سورۂ شعراء میں ارشاد ہوا ہے کہ:

''اور شعراً کی ایک جماعت ایسی ہوتی ہے کہ ان کے پیچھے چلنے والے گمراہ ہو جاتے ہیں' کیا تیری سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ (شعراً) تو ہر وادی میں بے مقصود کے پھرتے ہیں' سوائے ایسے (شاعروں

کے جو) ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والے ہوں اور اللہ کا (اپنے شعروں میں) کثرت سے ذکر کرتے ہیں''۔

اور حضرت علی کے ایک شعر کا ترجمہ بھی یہاں پیش کرنا بے جا نہ ہوگا۔

کب تک عشقبازی کا دامن گھسیٹتے رہو گے
حالانکہ تمہاری پیری نے شباب کی چادر کو ہٹا دیا ہے(۱۶)

ان تمام حوالوں کے بعد یہاں ادبی رسائل اور اخبارات کا ذکر بھی ضروری ہوگا' کہ بلوچستان میں چھپنے والے پشتو اخبارات اور رسائل میں بھی اسلامی ادب کا حصہ شعری اور نثری دونوں حوالوں سے رہا ہے۔

اخبارات میں روزنامہ ''ھیواد'' اور ماہناموں میں ''اولس'' سرفہرست ہیں' اولس کا 1982ء میں سیرت نمبر بھی چھپا تھا''۔(۱۷)

ان کے علاوہ سہ ماہی ''تماس'' میں بھی اس موضوع سے متعلق مواد شائع ہوتا رہا ہے۔

حوالہ جات

1- گردش کوزہ، از محشر بدایوانی۔

2- جیون سائے (جرمن شاعر اریشن فریڈ کی ایک سو نظمیں)' ترجمہ و انتخاب منیر الدین احمد۔

3- کلیات خوشحال، خوشحال خان خٹک۔

4- پشتو نعت گوئی ایک جائزہ' از سید عابد شاہ عابد' قلم قبیلہ' بحوالہ ''سرور کونین'' کی مہک بلوچستان میں از ڈاکٹر انعام الحق کوثر۔

5- دکسی دلمسنی پشتانہ لیکوال (جلد اول)' پروفیسر سیال کاکڑ.

6- ایضاً۔ جلد اول //

7- ایضاً۔ جلد اول //

8- ایضاً۔ جلد دوئم //

9- ایضاً۔ جلد دوئم //

10- ایضاً۔ جلد اول //

11- ایضاً۔ جلد اول //

12- ایضاً۔ جلد اول //

13- ایضاً۔ جلد اول //

14- ایضاً۔ جلد دوئم //

15- ایضاً۔ جلد دوئم //

16- دیوان حضرت علیؑ نگارشات۔ لاہور۔

17- پشتو میں سیرت نگاری، پروفیسر صاحبزادہ حمید اللہ

(برائے اشاعت: ''قافلہ ادب اسلامی'')